اپنی بات

انسان نے آج تک جتنی بھی ترقیاں کی ہیں، وہ تحقیق کی رہینِ منت ہیں۔ ترقی چاہے سماجی علوم میں ہو یا مبادیاتی علوم میں، ترقی چاہے ادبی موضوعات پر ہو یا انسانی موضوعات پر، ترقی چاہے تکنیکی معاملات میں ہو یا دنیا کے اور دوسرے معاملات میں، کوئی بھی کسی بھی موضوع پر تحقیق کرنا چاہے، وہ تحقیق کے طریق کار پر عمل کیے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا، اگر وہ آگے بڑھنا چاہے گا تو قدم قدم پر اڑچنیں رکاوٹیں کھڑی ہوتی جائیں گی اور وہ چاہتے ہوئے بھی آگے نہیں بڑھ سکے گا۔ تحقیق کا حقیقی مفہوم اسی وقت ادا ہوسکتا ہے جب تحقیق کے صحیح مفہوم کا ازسرنو جائزہ لے کر حقائق دریافت کیے جائیں اور مطلوبہ نتائج کے حصول کے لیے اپنی ان تمام کوششوں کو بروئے کار لایا جائے تاکہ آپ اپنے عنوان کو حقیقت کے قریب لاسکیں۔

کسی بھی موضوع کا مطالعہ حقائق کی روشنی میں اس طرح کیا جانا چاہیے کہ مطلوبہ مواد بھی حاصل ہوجائے اور اپنی بات کو قاری تک پہنچانے کا آسان اور کارگر نسخہ بھی ہاتھ آجائے۔ یہ اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے جب تحقیق کے اصول کے تحت ہم مطالعہ کریں۔

اسکالر کے لیے ضروری ہے کہ وہ جب کسی عنوان کے تحت تحقیق کرنا چاہے تو مطلوبہ عنوان سے متعلق مواد کی کتابوں کی ایک فہرست مرتب کرلے۔ اس سے ایک تو یہ اندازہ ہوجائے گا کہ اس عنوان پر کس نے کیا کہا۔ دوسرے یہ بھی معلوم ہوجائے گا کہ مواد کے حصول کے لیے موضوع سے متعلق درپیش مسائل سے کس طرح نمٹا جاسکتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے، جو مضمون نگار یا مقالہ نگار بغیر کسی تیاری کے کام شروع کردیتے ہیں، انھیں موضوع سے انصاف کرنے میں سخت مراحل کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور چاہتے ہوئے بھی وہ ان مشکلوں سے بچ نہیں پاتے۔ موضوع سے متعلق بعض رسائل میں ایسی ایسی چیزیں پوشیدہ ہیں کہ اگر ان کو تلاش کیا جائے تو کتابوں سے بھی زیادہ اچھا مواد دستیاب ہوجاتا ہے۔ اس لیے اسکالر اس کی بھی ایک فہرست مرتب کرلیں اور آگے بڑھیں۔

اس کے بعد اہم کام شروع ہوتا ہے مضمون کی حیثیت سے اس کے اجزا کی فہرست تیار کرنے کا۔ فہرست مرتب کرنے کے بعد لکھنے کا عمل شروع ہوتا ہے، جو غور و فکر پر مبنی ہوتا ہے۔ اس میں نگرانی کی ضرورت پیش آتی ہے اور نگراں کا ہونا اس لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے تجربات کی بنیاد پر اسکالر کے خیالات کو معلومات کی آمیزش سے اس طرح پیش کرنے کے آداب سکھائے کہ اسکالر کے لیے آسانیاں پیدا ہوجائیں۔

نگراں یہ بھی بتاتا ہے کہ اسکالر کو کن خطوط پر تحقیق کرنی ہے اور کن خطوط پر بحث کرنی ہے تاکہ اسکالر کی بات میں وزن پیدا ہوجائے۔ اسکالر کو یہ بھی بتانا مقصود ہونا چاہیے کہ اس تحقیق سے زبان و ادب کو کیا فائدہ ہوگا اور تحقیقی سطح پر اس کی اطلاعات کس حد تک معلومات افزا ہیں۔ یا اس نئی تحقیق سے جو بات سامنے لائی گئی ہے، وہ اس سے قبل اس موضوع پر کی گئی تحقیق میں شامل نہیں تھی۔ گویا نگراں تحقیقی مقالے کے بنیادی مطالبات اور اس کی ضرورتوں کے مطابق اسکالر کو آگے بڑھنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ مقالہ نگار کو یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ اس کا طرزِ تحریر ژولیدہ بیانی سے پاک ہو اور ایسا انداز اختیار کیا جائے کہ بات بھی واضح ہوجائے اور تحقیق کے بنیادی مآخذ بھی سامنے آجائیں۔ یہ تحقیق کے اساسی نکات ہیں، جن پر عمل کرنے سے یقیناً مقالے کی افادیت میں اضافہ ہوگا اور فاضل اسکالر بھی اس کا حق ادا کرکے سرخ رو ہوگا۔

اردو اکادمی، دہلی اپنی دیرینہ روایات کے مطابق فروغ اردو کے لیے سرگرم ہے۔ گزشتہ ماہ اس سلسلے میں تواتر کے ساتھ دہلی کے مختلف علاقوں میں ۱۳ جگہوں پر مشاعروں کا اہتمام کیا گیا، کم و بیش سو (۱۰۰) شعرا نے اپنے کلام سے نوازا اور سامعین سے داد و تحسین حاصل کی۔ جن کی کامیابی اس بات کی ضمانت ہے کہ عوام بھی اردو سننا چاہتے ہیں، اردو پڑھنا چاہتے ہیں اور اس کی مٹھاس سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں بس ان کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔

——ادارہ